OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

تبلیغی جماعت کے ذرائع تبلیغ کا تحقیقی جائزہ

A Research Review of Means of Preaching of *Tablighī Jamā'‘t*

Ms. Farida Kakar

Lecturer, Department of Islamic Studies, Sardar Bahadar Khan Women's University, Quetta, Baluchistan

Dr. Naseem Akhter (Corresponding Author)

Associate Professor, Department of Islamic Studies, Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar

Dr. Syed Muhammad Nasim Sarwar

Lecturer, Islamic Studies, Govt. Degree Boys College Manghopir, Karachi

Abstract

Preaching of Islam is the most important responsibility of Ummah. For the payment of this duty various missionary organizations were established in the Muslim world. Tablighi Jammat is also a Tablighi movement, which was established by Maulana Muhammad Ilyas. Because the Maio nation was in danger of apostasy, this requires a Tablighi Jammat occurred. Now this movement is active in many countries of the world. Tablighi Jammat has own ways and timing course for preaching. They use different ways to preach. They preach through speeches, letters. They also send Tablighi deputations to entire country and outside countries for preaching. Besides male parties' female parties also send. On the other hand, they use modern resources for preaching such as TV, Internet, Laptop, videos and

audios etc. These means easy and useful to conveying the message of Islam.

Key words: organizations, Maio nation, preaching, movement

تمہید

رسول پاک ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے آخری نبی مبعوث کیا۔ آپؐ نے اپنی پوری زندگی دعوت و تبلیغ میں صرف کر دی۔ قرآن مجید میں اس امت کا اہم مقصد دعوت کو قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾[1]۔ "اور چاہیے کہ تم میں سے ایک گروہ ہو جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلائے، معروف کا حکم دے اور منکر سے روکے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں"۔

دین اسلام کی بنیاد پر وجود میں آنے والی امت کو رسول اللہؐ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر واضح الفاظ میں ہدایت فرمائی کہ: "فلیبلغ الشاہد الغائب" حاضر غائب تک میری بات پہنچائیں[2]۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص کو دین حق کی جو بات معلوم ہو اسے دوسروں تک پہنچانے میں کوتاہی نہ کرے۔ آپؐ کی امت نے اس کام کو سنبھالا۔ یہی وجہ ہے کہ تبلیغ کا سلسلہ آج تک چلا آرہا ہے۔ ساری مسلم دنیا کے مختلف خطوں میں مختلف دعوتی تنظیمیں اس عظیم فریضہ کی ادائیگی میں مصروف ہیں۔ ان میں سے بعض کے کام سے ہزاروں اور بعض سے لاکھوں افراد متعارف اور متاثر ہیں۔ ان میں سے ایک تحریک "تبلیغی جماعت" بھی ہے۔ جس کا آغاز مولانا محمد الیاس نے کیا۔ اب یہ تحریک دنیا کے بہت سے ممالک میں سرگرم عمل ہے۔ اس کا دائرہ کار صرف مسلم ممالک تک محدود نہیں، بلکہ غیر مسلم ممالک میں بھی مصروف عمل ہے۔

تبلیغی جماعت کا قیام

تبلیغی جماعت کے بانی مولانا محمد الیاسؒ تھے۔ اچھے خاندان میں بستے ہوئے آپ نے قرآن شریف اور مکتب کی ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ نظام الدین میں والد کی شفقت اور اپنی عبادت میں مشغولی کی وجہ سے اچھی طرح تعلیم حاصل نہ کر سکے۔ اس کے بعد گنگوہ گئے۔ وہاں پہ مولانا رشید احمد گنگوہی کے زیر سایہ تعلیم حاصل کرنے لگے۔ حدیث کی تکمیل کے لئے ۱۳۲۶ھ میں شیخ الہند مولانا محمود الحسن کے حلقہ درس میں شرکت کے لئے دیوبند گئے، اور بخاری شریف اور ترمذی شریف کی سماعت کی۔ فراغت کے بعد ۱۳۲۸ھ میں آپ نے مظاہر العلوم میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ ۱۳۳۶ھ میں آپ کے بھائی محمد یحییٰ کا انتقال ہوا۔ ان کی تجہیز و تکفین کے بعد لوگوں نے اصرار کیا، کہ آپ اپنے والد اور بھائی کی جگہ لے لیں، ہمارے ساتھ قیام فرمائیں۔ ان کے کہنے پر آپ مدرسہ نظام الدین آگئے۔[3] میواتیوں کو جب مولانا الیاس کا پتہ چلا انہوں نے بھی نظام الدین جانا شروع کیا، اور مولانا الیاس کو میوات آنے کی دعوت دی۔ پھر مولانا صاحب میوات گئے، وہاں مکاتب قائم کئے۔ بچے آتے اور تعلیم حاصل کرتے۔ مولانا محمد الیاس ۱۳۴۴ھ میں دوسری بار حج کے لئے گئے، جب مدینہ سے واپسی کا وقت آیا، تو مولانا پر ایک عجیب کیفیت طاری تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل میں دعوت و اصلاح کا وہ طریقہ ڈالا جو آج تبلیغی تحریک کے نام سے معروف ہے، مولانا کو خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا، کہ ہم تم سے کام لیں گے، تمہیں ہندوستان واپس جانا چاہیے۔ ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۴۸ھ کو جامع مسجد سہارنپور میں مولانا نے اس کام کا پہلا خطاب فرمایا، دعوت و تبلیغ کے کام کے لئے افراد کی تشکیل کی۔[4] اس کے علاوہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد مسلمانوں کی حالت بہت ابتر ہوگئی

تھی۔ پہلی عالمی جنگ کے بعد مسلمانوں پر انگریز غالب تھے اور انگریز زیادہ مضبوط ہو گئے تھے۔ تحریک خلافت کے بعد مسلمان انگریزوں سے اور زیادہ مایوس ہو گئے تھے۔ اب ہندوؤں نے جب حالات کی ابتری دیکھی تو ہندوؤں نے ان حالات سے فائدہ اٹھا کر شدھی تحریک شروع کر دی۔ اس تحریک کے جو اہداف تھے اس میں وہ قومیں اور علاقے زیادہ اہم تھے، جن کے افراد دین اور دینی تعلیم سے ناواقف تھے۔ اس لئے میوات اور میو قوم میں ارتدادِ بغاوت کا خطرہ زیادہ تھا۔[5] اس لئے ایک اصلاحی تحریک کی ضرورت پڑی۔ مولانا صاحب بہت کوشش کی کہ مسلمانوں کو غیر مسلموں کے فتنوں سے بچائے۔ حضرت مولانا محمد الیاس کو میواتیوں کی فکر لاحق ہوئی، دراصل میواتی دینی لحاظ سے بہت کمزور تھے۔ "مولانا الیاسؒ نے اپنی اس تحریک ایمان اور دینی دعوت کا آغاز ایسی قوم سے کیا، جو دینی اور دینوی اعتبار سے نہایت پسماندہ اور جہالت و مشرکانہ رسومات کے بحر ظلمات میں غرق تھی، آپ نے کامل فکر و کڑھن اور بے کلی و دلسوزی کے ساتھ ساتھ گھر گھر اور در در جا کر پورے خطہ میوات میں اعتقاد و یقین سے بھرپور بیانات و ملفوظات اور قیمتی اصول و آئین سے لوگوں کو روشناس کرایا، اور قرون اولیٰ کی بنیادی محنت اور عمل پر کھڑا کرنے کے لئے ایسا صور پھونکا، جس کی صدائے بازگشت مشرق تا مغرب اور شمال تا جنوب ہر ملک اور ہر خطہ میں پہنچ گئی"۔[6] مولانا یوسف کے بعد مولانا انعام الحسن تبلیغی جماعت کے تیسرے امیر قرار پائے۔ تبلیغی جماعت میں سب سے طویل دور امارت مولانا انعام الحسن کا تھا۔ ابتدائی ۱۷، ۱۸ سال مولانا الیاس نے امارت کے فرائض انجام دیئے۔ ۲۱ سال یہ ذمہ داری مولانا یوسف کے پاس رہی اس کے بعد ۱۹۶۵ء تا ۱۹۹۵ء تک تیس سال کا عرصہ مولانا انعام الحسن کا دور امارت تھا۔ آپ کی وفات کے بعد تبلیغی جماعت میں شورائی نظام کی ابتداء ہوئی۔ لہذا جولائی ۱۹۹۵ء سے اب تک شوریٰ مرکزی کام اور منصوبوں کی ذمہ دار ہے۔ تبلیغی جماعت کی شوریٰ کے اراکین پاکستان کے تمام صوبوں سے لئے جاتے ہیں اور یہ شوریٰ بدلتی رہتی ہے، کبھی دو ماہ بعد کبھی چار ماہ بعد لیکن اس شوریٰ کے دو ارکان مستقل ہیں مولانا عبد الوہاب صاحب اور مولانا احسان صاحب۔ غیر مستقل اراکین کے بارے میں مولوی فخر الدین صاحب نے کہا "دو مستقل اراکین کے علاوہ چار غیر مستقل ہیں، مولانا احمد بٹلا صاحب، مولانا عبد الرحمن صاحب، ڈاکٹر روح اللہ اور چوہدری شوکت صاحب"۔[7]

تبلیغی جماعت کے ذرائع تبلیغ

تبلیغی جماعت کے افراد دعوت و تبلیغ کے لئے مختلف ذرائع استعمال کرتے ہیں۔ تاکہ وہ لوگ جو مسلمان نہیں ہیں وہ مسلمان ہو جائیں، اور جو مسلمان ہیں مگر اسلامی احکامات کی تعمیل میں کوتاہی کرتے ہیں، ان کی اصلاح ہو جائے، اور وہ احکامات دین پر عمل کریں، اور اپنی اخروی زندگی کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ تبلیغی جماعت کا مقصد یہی ہے کہ لوگوں کو صحیح راستہ پر چلنے کی تلقین کی جائے، اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے مختلف النوع ذرائع استعمال کئے جاتے ہیں۔ مسلمانوں کو دین اور دینی تعلیمات کی طرف راغب کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ان کی تبلیغ کا دائرہ کار زیادہ تر مسلمانوں کی اصلاح تک محدود ہے۔ ان کی مساعی کا محور مسلمان ہی ہیں۔

تبلیغ بذریعہ تقریر

دعوت و تبلیغ کے ذرائع میں سے زبانی تبلیغ اور قولی دعوت بہت اہمیت کی حامل ہے۔ کیوں کہ مخاطب براہ راست بات کو اچھی طرح سے سمجھ سکتا ہے۔ اگر کسی کے ذہن میں سوال پیدا ہو جائے، تو داعی اس کا جواب فوراً دے سکتا ہے۔ اور دعوت و تبلیغ کے جو اصول قرآن میں آئے ہیں، اس سے بھی یہ ثابت ہے کہ زبان کے ذریعے سے دوسرے بندے کو سمجھائے، اور اسلام کی

طرف بلائے۔ جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:﴿وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ط ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ﴾ ۔[8] "اور اگر کوئی مشرک تجھ سے پناہ مانگے تو اس کو پناہ دے دے یہاں تک کہ وہ سن لے کلام اللہ کا پھر پہنچا دے اس کو اس کی امن کی جگہ، یہ اس واسطے کہ وہ لوگ علم نہیں رکھتے"۔ اس آیت میں یہ فرمایا جارہا ہے کہ اگر کوئی مشرک آپؐ کے پاس پناہ لے کر آئے تو اس میں آپؐ کو دعوت و تبلیغ کرنے کا اچھا موقع ہے یعنی ان سے کلام کریں تاکہ وہ اللہ کا کلام سن لے، ہو سکتا ہے کہ وہ ایمان لے کر آئے۔ چنانچہ رسول اللہؐ نے لوگوں کو اپنے رب کا پیغام زبانی پہنچایا۔ آپؐ اس معاملے میں کسی سے نہیں ڈرتے تھے یہاں تک کہ آپؐ بڑے بڑے کفار اور مشرکین کے پاس جاتے اور ان پر اسلام پیش کرتے تھے۔ تو تبلیغی جماعت بھی اس ذریعے سے تبلیغ کرتے ہیں وہ کبھی براہ راست ہوتی ہے اور کبھی کیسٹس، آڈیو اور ویڈیو کے ذریعے ہوتی ہے۔

تبلیغ بذریعہ مکاتیب

تبلیغی جماعت کی دعوت و تبلیغ کا ایک ذریعہ مکاتیب ہیں۔ مکاتیب یا خطوط کے ذریعہ سے تبلیغ کرنا ایسا ذریعہ ہے جو ہمارے نبی محمد ﷺ نے خود اختیار کیا تھا۔ آپؐ نے غیر مسلم بادشاہوں کو اسلام قبول کرنے کے لئے خطوط بھیجے۔ تبلیغی جماعت نے بھی اس ذریعہ تبلیغ کو اپنایا۔ مولانا محمد الیاس نے مسلمانوں کی اصلاح اور تبلیغ کے اصول و آداب پر عمل سے متعلق لوگوں کو خطوط بھیجے۔ آپ کے خطوط کا ایک مجموعہ مولانا ابو الحسن ندوی نے مرتب کیا جس میں کل ۶۵ خطوط ہیں جن میں سے شروع کے ۳۵ خطوط مولانا ابو الحسن علی ندوی کے نام ہیں۔ اس کے بعد ۵ خطوط میاں جی محمد عیسیٰ فیروز پوری میواتی کے نام ہیں، پھر ۲۰ خطوط مختلف کارکنان اور دوستوں کے نام اور اخیر میں ۶ خطوط میوات کے تبلیغی کارکنان کے نام ہیں۔ ان خطوط سے مولانا کے یقین و اعتماد، قوت ایمانی، حمیت اسلامی دین کی فکر مندی، تعلق باللہ، دین کے فہم صحیح، مقاصد شریعت اور روح دین کی معرفت کا صحیح اندازہ ہوتا ہے۔ ان خطوط میں آپ نے مکتوب الیہوں کو دعوت دین پھیلانے کی ترغیب دی ہے اور دعوت و تبلیغ کے اصول اور شرائط پر عمل کرنے کی بھی دعوت دی ہے۔ اس طرح تبلیغی جماعت کے دیگر مبلغین خطوط کے ذریعے سے بھی تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔

دعوت بذریعہ تحریر

تبلیغی جماعت والوں نے دعوت و تبلیغ کے لئے جو ذرائع استعمال کئے ان میں تحریر بھی ایک ذریعہ ہے۔ یعنی تحریر کے ذریعے سے دعوت دینا۔ دعوت کے ساتھ ساتھ تبلیغی جماعت سے متعلق مضامین بھی مختلف رسائل میں شائع کرتے ہیں، تاکہ جو لوگ تبلیغی جماعت پر اعتراضات اور الزامات لگاتے ہیں۔ ان کا رد کیا جائے، اور ان کی غلط فہمیوں کو دور کیا جاسکے۔ اس طرح کے مضامین شائع کرنے کے نتیجے میں لوگوں کو اس جماعت سے آگاہی حاصل ہوتی ہے۔ ماہنامہ الفرقان لکھنو کو تبلیغی جماعت کا مبلغ و مناد کہا جاتا تھا۔[9] تبلیغی جماعت کے آغاز کے وقت تبلیغ کے لئے یہ ذریعہ استعمال نہیں ہوتا تھا۔ کیوں کہ شروعات میں کسی چیز کے بارے میں لکھنے سے لوگوں پر اس کو برا اثر پڑنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ جب کسی چیز کے بارے میں تھوڑی سی آگاہی حاصل ہو جائے، پھر اس کے بارے میں تحریر لکھنے سے کوئی نقصان نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے شروع میں تبلیغی جماعت والے تحریر کے ذریعے سے تبلیغ نہیں کرتے تھے۔ تھوڑے عرصے بعد مولانا محمد الیاس نے تحریر کے ذریعہ تبلیغ کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ ملفوظات مولانا محمد الیاس میں ہے۔ "میں آج تک اس کام کو پسند نہیں کیا لیکن اب کہتا ہوں کہ تبلیغی کام کے سلسلہ

میں کچھ زیادہ سے زیادہ لکھا اور پڑھا جائے، اور تحریر کے ذریعہ اس کی دعوت کو عام کیا جائے،، اور تم بھی خوب لکھو، مگر فلاں فلاں لوگوں کو میرا پیغام پہنچادو اور ان کی رائے بھی لے لو(چنانچہ ان نامزد حضرات کو حضرت مولانا کی یہ بات پہنچا کر مشورہ طلب کیا گیا ان صاحبان نے اپنی یہ رائے ظاہر کی کہ اس بارے میں اب تک جو طرز عمل رہا ہے وہی اب بھی رہے۔ ہمارے نزدیک یہی بہتر ہے)، حضرت مولانا کو جب ان حضرات کی یہ رائے پہنچائی گئی، تو فرمایا: پہلے ہم بالکل کسمپرسی کی حالت میں تھے، کوئی بات ہماری سنتا نہیں تھا، اور کسی کی سمجھ میں ہماری بات آتی نہیں تھی۔ اس وقت یہی ضروری تھا کہ ہم خود ہی چل کر لوگوں میں طلب پیدا کریں، اور عمل سے اپنی بات سمجھائیں، اس وقت اگر تحریر کے ذریعہ عام دعوت دی جاتی، تو لوگ کچھ کا کچھ سمجھتے، اور اپنے سمجھنے کے مطابق ہی رائے قائم کرتے، اور اگر بات کچھ دل کو لگتی تو اپنی سمجھ کے مطابق کچھ سیدھی کچھ الٹی اس کی عملی تشکیل کرتے اور پھر جب نتائج غلط نکلتے تو ہماری اسکیم کو ناقص کہتے۔ اس لئے ہم یہ بہتر نہیں سمجھتے تھے کہ لوگوں کے پاس تحریر کے ذریعہ ہماری دعوت پہنچے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی مدد سے اب حالات بدل چکے ہیں۔ ہماری بہت سی جماعتیں ملک کے اطراف میں نکل کر کام کا طریقہ دکھلا چکی ہیں، اور اب لوگ ہمارے کام کے طالب بن کر ہمارے پاس آتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے ہم کو اتنے آدمی دیئے ہیں کہ اگر مختلف اطراف میں طلب پیدا ہو، اور کام سکھانے کے لئے جماعتوں کی ضرورت ہو، تو جماعتیں بھیجی جاسکتی ہیں"۔[10]

تبلیغی جماعتیں

تبلیغی جماعت کے تبلیغ کرنے کا ایک اہم اور خاص ذریعہ تبلیغی وفود ہیں۔ اس میں کسی علاقے یا علاقوں کو ہدف بنا کر اردگرد سے کارکنان وہاں جمع ہو کر لوگوں کے گھروں، مسجدوں اور دکانوں وغیرہ میں جاکر اپنی دعوت دیتے ہیں۔ اسی طرح یہ جماعتیں رائے ونڈ سے بھی تشکیل ہوتی ہیں۔ اس میں مختلف قسم کی جماعتیں ہوتی ہیں۔ یعنی باہر ممالک کی بھی، اندرون ملک کی بھی، مستورات کی جماعتیں بھی ہوتی ہیں۔ ان جماعتوں کا دورانیہ بھی مختلف ہوتا ہے۔ کوئی جماعت ایک سال کے لئے، کوئی چار مہینے کے لئے، کوئی چالیس دن کے لئے تشکیل ہوتی ہے، جو اپنے مخصوص علاقوں میں جاکر مساجد میں ٹھہرتے ہیں۔ اسی شہر یا گاؤں کے لوگوں کو تبلیغ کرتے ہیں، اور گشت کرتی ہیں۔ اور ان کی کوشش ہوتی ہیں کہ وہاں کچھ ایسے افراد تیار کر لئے جائیں، جو بعد میں یہ کام مستقل طور پر کرنے پر آمادہ ہو جائیں۔ اس ذریعے کو تبلیغی جماعت نے خصوصیت کے ساتھ اختیار کیا ہے۔

جدید وسائل کے ذریعے دعوت

تبلیغی جماعت نے اپنی دعوت کے فروغ کے لئے جدید وسائل سے بھی کام لے کر دعوت و تبلیغ کا فریضہ سرانجام دینے کی کوشش کی ہے۔ تبلیغی تقاریر کے کیسٹس تیار کی ہیں۔ آڈیو کیسٹس کے علاوہ ویڈیو کیسٹ، سی ڈی وغیرہ بھی تیار کئے ہیں۔ آج کل لوگ تبلیغی جماعت کے تقاریر ایم پی تھری، لیپ ٹوپ وغیرہ میں محفوظ کر کے سنتے ہیں۔ اس کے علاوہ آج کل نیٹ میں تبلیغی جماعت سے متعلق ہر چیز ملتی ہے۔ ان کی کتابیں، تقاریر، آڈیوز، ویڈیوز وغیرہ ملتی ہیں۔ اور تبلیغی جماعت کی مختلف ویب سائٹ بھی موجود ہیں۔ جس سے لوگ استفادہ کر سکتے ہیں۔

خلاصۂ بحث

دعوت دین امت مسلمہ کا اہم فریضہ ہے۔ اس لئے اس کام کو سرانجام دینے کے لئے بہت سی تحریکیں بنائی گئی ہیں۔ ان تحریکوں میں سے ایک تحریک تبلیغی جماعت بھی ہے۔ مقالہ ہذا سے اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ تبلیغی جماعت اس وجہ سے

معرض وجود میں آئی کہ ہندوؤں کی شدھی تحریک کی وجہ سے میو قوم میں ارتداد کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ اس فتنے کو ختم کرنے کے لئے مولانا محمد الیاس نے اس جماعت کی بنیاد ڈالی۔ علاوہ ازیں اس تحقیق سے تبلیغی جماعت کے ذرائع تبلیغ کی بھی نشاندہی ہو گئی ہے۔ تبلیغی جماعت تبلیغ کے لئے مختلف ذرائع استعمال کرتے ہیں۔ وہ مکاتیب کے ذریعہ تبلیغ کرتے ہیں۔ مختلف علاقوں اور ممالک میں وفود بھیجتے ہیں۔ جدید وسائل جیسے ویڈیو کیسٹس، ٹی وی اور انٹرنیٹ کے ذریعے سے تبلیغ کرتے ہیں۔ ان وسائل کے ذریعے سے گھر بیٹھے ہر کوئی آسانی سے تبلیغ کر سکتا ہے۔

حوالہ جات

[1] القرآن، آلِ عمران ۱۰۴۔

[2] بخاری، محمد بن اسماعیل (مؤلف)، محمد داؤد راز، مولانا (مترجم): "صحیح بخاری"، کتاب العلم، باب لیبلغ العلم الشاھد الغائب، دہلی، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، ۲۰۰۴ء، ج ۱، ح ۱۰۴۔

[3] ابو الحسن علی ندوی، مولانا: "مولانا محمد الیاس اور انکی دینی دعوت"، لاہور، طیب پبلشرز، ۲۰۰۹ء، ص ۵۴۔

[4] خالد سیف اللہ رحمانی، مولانا: "راہ عمل"، کراچی، زمزم پبلشرز، ۲۰۰۹ء، ج ۱، ص ۳۴۰۔

[5] سید سلیمان ندوی: "انبیاء علیھم السلام کے اصول دعوت و منہج دعوت اور مزاج نبوت ﷺ"، لاہور، مکتبہ محمودیہ، سن ندارد، ص ۲۱۔

[6] محمد پالن پوری، مفتی: "سوانح حضرت مولانا محمد عمر پالن پوری"، کراچی، زمزم پبلشر، ۲۰۰۰ء، ص ۴۳۔

[7] انٹریو، فخر الدین، مولانا: ٹیلیفونک، کوئٹہ، صبح ۱۱ بجے، ۱۲ اکتوبر ۲۰۱۵ء۔

[8] القرآن، التوبہ: ٦۔

[9] عثمانی، عامر: "تبلیغی جماعت کا جائزہ"، کراچی، مکتبہ الحجاز، ۲۰۰٦ء، ص ۱۳۴۔

[10] محمد منظور، مولانا، نعمانی: "ملفوظات حضرت مولانا محمد الیاس"، کراچی، مدنی کتب خانہ، سن ندارد، ص ۹۲-۹۷۔